© rasailojaraid.com

ڈاکٹر نذیر احمد :

سامانی عہد کے وزرأ کا ایک نامور خاندان: خاندان جیہانی

سامانی دور ایران کی سیاسی و علمی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے، اس خالص۔۱ ایرانی نژاد خانوادے میں جو ایک صدی سے کچھ زیادہ برسر اقتدار رہا ہے، حسب ذیل ۔۲ نو فرمانروا گذرے ہیں:

امیر اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان ۲۸۸—۲۹۵ھ

امیر احمد بن اسماعیل ۲۹۵—۳۰۱ھ

۱۔ شجرۂ نسب کے لیے ملاحظہ ہو گردیزی، زین الاخبار، طبع حبیبی تہران، ص ۱۴۵—۱۴۶، نیز رک: طبقات ناصری، کابل، ج ۱ (ص ۲۰۴)۔

۲۔ یہ نام ایک قطعے میں اس طرح آئے ہیں:

گشتہ بہ امارت خراسان مذکور
نہ تن بودند ز آل سامان مشہور
اسماعیلی و احمدی و نصری
دو نوح و دو عبدالملک دو منصور (طبقات ایضاً)

لیکن طبقات میں نو کے بجائے دو نام شروع میں زیادہ ہیں یعنی احمد بن سامان، نصر بن احمد بن اسد۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امیر نصر بن احمد	۳۰۱—۳۳۱ھ
امیر نوح ابن نصر	۳۳۱—۳۴۳ھ
امیر عبدالملک بن نوح	۳۴۳—۳۴۹ھ
امیر منصور بن نوح	۳۵۰—۳۶۵ھ
امیر نوح بن منصور	۳۶۵—۳۸۷ھ
امیر منصور بن نوح	۳۸۷—۳۸۹ھ
امیر عبدالملک بن نوح	۳۸۹ھ

سامانی عہد میں وزراً کے تین خاندان خاصے اہم ہوئے ہیں، بلعمی-۱ ، عتبی -۲ اور جیہانی - یہی آخری خانوادہ میری گفتگو کا موضوع ہے- قدیم خاندانوں کی طرح اس خاندان کے افراد کے حالات بہت کم ملتے ہیں، مرزا محمد قزوینی نے متعدد مآخذ کی نشاندھی کی ہے، ان کے علاوہ دو ایک نئے مأخذ کا پتا چلا ہے، ان مآخذ کی روشنی میں جیہانی خاندان کے وزراُ اور چند دوسرے ممتاز افراد کے بارے میں ایک گزارش ھدیۂ ناظرین ہے-

جیہانی خاندان عرب خاندان ہے- بعض کتابوں میں اس

---

۱ - دو وزیر گذرے ھیں، ایک محمد بن عبیداللہ بلعمی، امیر نصر بن احمد کا وزیر (زین الاخبار ۱۵۳) ، دوسرا ابو علی محمد بلعمی عبدالملک بن نوح اور منصور بن نوح کے عہد کا وزیر، یہی تاریخ بلعمی کا مصنف ہے (زین الاخبار ص ۱۶۰ ، ۱۶۴)-

۲ - اس خاندان میں دو وزیر ہوئے ہیں، ابو جعفر عتبی، وزیر عبدالملک بن نوح و منصور بن نوح (زین الاخبار ص ۱۶۰ ، ۱۶۴) دوسرا ابوالحسین عتبی، وزیر نوح بن منصور (زین الاخبار ۱۶۵ ، ۱۶۷)-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاندان کے افراد بنی جیہان ۱۔ کے نام سے مذکور ہیں۔ اس خاندان کا ممتاز ترین فرد ابو عبداللہ محمد جیہانی ہے، اس کی ہجو میں یتیمۃ الدہر میں یہ اشعار منقول ہیں:

یا ابن جیہان لا و حقک لا تص

لح فاغضب او فارضون بالحرام (۴ : ۵)

ایضاً ولما احتضر [المرادی] انفذ الیہ جیہانی ثیاباً لکفن فافاق و انشاء یقول

کسانی بنو جیہان حیّاً و میّتاً

فاحییت آثاراً لہم آخر الزمن

فاوّل بر منہم کسان خلقہ

و آخر بر منہم صار لی کفن (۴:۱۳)

علاوہ بریں یاقوت الرومی نے معجم الادباً میں ج ۶ ص ۲۷۷ پر ابو عبداللہ محمد کو ابو عبداللہ بن جیہان اور ج ۱ ص ۱۴۱ پر محمد ان احمد بن جیہان خرخان الجیہانی درج کیا ہے۔

(۱) ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی

خاندان جیہانی کا پہلا ممتاز رکن ابو عبداللہ محمد بن احمد بن نصر جیہانی تھا۔ وہ سامانی خانوادے کے تیسرے فرمانروا امیر نصر

۱۔ یاد داشتہای قزوینی ص ۲۰۳، ۲۰۹۔ مدرس رضوی نے تعلیقات و حواشی تاریخ بخارا ص ۳۲۱-۳۲۲ میں لکھا ہے کہ یاقوت نے ابن ندیم سے نقل کیا ہے کہ احمد بن ابو بکر کاتب نے ابوعبداللہ محمد جیہانی کی ہجو لکھی اور ابوالحسن محمد بن سلیمان بن محمد نے ان اشعار کا ذکر کتاب "فرید التاریخ فی اخبار خراسان" میں کیا ہے (۲/۶۰) لیکن مجھے ابن ندیم کے یہاں یہ واقعہ نظر نہیں آیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بن احمد (م: ۳۳۱) کا وزیر رہ چکا تھا۔ اس وزیر کا ذکر تاریخ کی مختلف کتابوں میں آیا ہے، گردیزی نے -۱ زین الاخبار میں حسب ذیل اطلاع بہم پہنچائی ہے:

چون امیر شہید -۲ را بکشتند بہ بخارا مشایخ و حشم گرد آمدند و اتفاق بر پسر او کردند نصر بن احمد، پس اورا سعد خادم -۳ بر گردن خویش نشاند و بیرون آمد تا بر وی بیعت کردند و صاحب تدبیرش ابو عبداللہ محمد بن احمد۔

تاریخ نرشخی -۴ میں ہے:

چون از دفن امیر شہید فارغ شدند پسر او نصر را سعید لقب کردند و وی ہشت سالہ -۵ بود و وزارت او ابو عبداللہ -۶ محمد بن احمد الجیہانی گرفت۔

۱- ص ۱۵۰

۲- یعنی احمد بن اسماعیل (شہادت در ۳۰۱ھ)

۳- ابن الاثیر ۷: ۶۵ میں احمد بن محمد بن لیث شحنۂ بخارا کا نام ملتا ہے۔

۴- ص ۱۲۹ -

۵- گردیزی نے بھی اس کی عمر ۸ سال لکھی ہے لیکن تاریخ سیستان ص ۳۰۲ میں ۹ سال ہے۔

۶- مدرس رضوی نے تعلیقات تاریخ بخارا (ص۲۲۰) میں لکھا ہے کہ نرشخی نے ابو عبیداللہ لکھا ہے جو غلط ہے، ابو عبیداللہ یقیناً غلط ہے، لیکن نرشخی نے ص ۶۵ پر ابو عبیداللہ جیہانی اور ص ۹۲۹ پر ابو عبداللہ محمد بن احمد الجیہانی درج کیا ہے، بظاہر نرشخی کے نزدیک صاحب ترجمہ کا نام ابو عبداللہ محمد ہی ہے، اس بنا پر بظن قوی ص ۶۵ پر ابو عبیداللہ کو کتابت کی غلطی پر محمول کرنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ سیستان -۱ میں ہے :

و سپاہ و مردمان بیعت کردند پسر او را نصر بن احمد
و او نہ سالہ بود وکار او عبداللہ -۲ جیہانی همی راند ۔

طبقات ناصری -۳ میں قاضی منہاج سراج لکھتا ہے :

و امیر نصر دران روز ہشت سالہ بود . . . ابو عبداللہ -۴
محمد بن احمد الجیہانی را نیابت او دادند ۔

کتاب الفہرست -۵ میں ابن ندیم نے وزیر کا نام ذرا فرق کے ساتھ نقل کیا ہے :

ابو عبداللہ احمد -۶ بن محمد بن نصر جیہانی کاتب

ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی کے بارے میں میرزا محمد قزوینی -۶ نے نہایت محققانہ بیان درج کیا ہے، اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :

"اس جیہانی (ابوعبداللہ محمد بن احمد) کا نام لباب الالباب ۲:۴، اور تاریخ بخارا ۴۹، ۹۶ میں درج ہے، اس کے حالات بغیر کسی

۱- ص ۳۲

۲- یہ غلط ہے، ابو عبداللہ ہونا چاہیے ۔

۳- ج ۱ ص ۲۰۸

۴- حسین علی والیٔ ہرات کی سفارش اسی وزیر نے کی تھی، اس موقع پر اس کا نام اس طرح آیا ہے :

و ازو در گذرانید بہ شفاعت نائب دولت محمد احمد جیہانی (طبقات ناصری ج ۱ ص ۲۰۸)

محمدِ احمد میں اضافت ابنی ہے یعنی محمد ابن احمد جیہانی

۵- ترجمۂ فارسی ص ۲۲۸

۶- محمد ابن احمد ہونا چاہیے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التباس کے معجم الادباء میں ج ٦ ص ۲۹۳-۲۹۴ پر پائے جاتے ہیں اور اسی طرح ج ٦ ص ٥٩ پر بھی، لیکن اس صفحے پر اس کی شخصیت اس کے پوتے کی شخصیت کے ساتھ مخلوط ہو گئی ہے اس طرح کہ اس کا نام (بجائے ابو عبداللہ محمد بن احمد کے جو اس کا صحیح نام ہے) ابو عبداللہ احمد بن محمد درج ہو گیا ہے، حالانکہ ابو عبداللہ احمد بن محمد (بن محمد بن احمد جیہانی ما نحن فیہ) اس کا پوتا ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے... دوم ایک ہی لمحے میں اس کو نصر بن احمد کا وزیر فرض کیا ہے اور منصور بن نوح اول کے ساتھ نوح بن منصور کا بھی وزیر بتایا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ۳٦۷ھ میں وہ وزارت کے عہدے سے معزول ہوا اور اس کے بجائے عتبی اس کا وزیر ہوا گو یہ ساری باتیں یعنی منصور اور نوح کی وزارتیں اور ۳٦۷ھ میں وزارت سے معزولی اس کے پوتے پر صادق ہے نہ خود اس پر کہ ۳٦۷ھ سے مدتوں پہلے وہ فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا بیٹا (جیہانی دوم : ابو علی محمد بن محمد) بتصریح ابن الاثیر ۳۳۰ھ میں زیر شکنجہ وفات پاچکا ہے اور وہ نصر بن احمد کی وزارت کے ایام ہی میں فوت ہوا ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ وہ (ابو علی محمد) اپنے باپ کی وفات کے بعد ہی اسی فرمانروا امیر نصر بن احمد کا وزیر مقرر ہوتا ہے، اور اسی امیر کا وزیر ۳۰۱ھ میں خود اس کا باپ رہا تھا۔

احمد بن سہل بلخی[۱] کے ذیل میں معجم الادباء میں جیہانی کا نام اس طرح آتا ہے :

"ابو علی محمد بن احمد بن جیہان بن خرخان الجیہانی وزیر نصر بن احمد سامانی"

قطع نظر اس التباس کے جو اس کے جد کے نام میں ہوا ہے

---

۱ - یعنی ابو زید بلخی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور یہ کہ نصر نام احمد کے بعد نقل ہونے سے رہ گیا ہے اور ایک عجیب اور مشکوک نام خرخان جیہان کے بعد اضافہ ہو گیا ہے، خود اس کے اپنے نام میں اور اس کے باپ کے نام میں کوئی غلطی نہیں واقع ہوئی، اس نے یہ نام درست لکھے ہیں (یعنی محمد بن احمد) لیکن ابو عبداللہ کو سہواً ابو علی لکھ دیا ہے جو (باپ کی نہیں) بیٹے کی کنیت ہے"

خلاصۂ گفتگو یہ کہ امیر نصر کے وزیر کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن احمد الجیہانی ہے، رہا اس کا عہدہ تو اکثر کتابوں میں اس کو وزیر لکھا گیا ہے، لیکن بعض مقامات پر وہ نائب سلطنت قرار دیا گیا۔ یہ مسئلہ کہ وزارت اور نیابتِ سلطنت دونوں ایک ہی عہدے ہیں یا الگ الگ، ابھی پوری طرح واضح نہیں۔

ابو عبداللہ محمد جیہانی بڑا ہوشیار اور دانش مند تھا، اکثر تاریخوں-۱ میں اس کے اوصاف کا تذکرہ ہے۔ گردیزی نے زین الاخبار-۲ میں قدرے تفصیل سے لکھا ہے، مثلاً:

"ابو عبداللہ جیہانی بڑا ہوشیار، تیز اور زیرک تھا۔ وہ علمی فضیلت کا بھی مالک تھا، اور ہر معاملے میں بصیرت رکھتا تھا۔ ہر علم و فن میں اس کی متعدد تصانیف ہیں۔ جب وہ وزیر مقرر ہوا تو دنیا کے اکثر ممالک میں خطوط بھیجے اور ان کی حکومتوں میں (نظم و نسق) کے جو طور طریقے رائج تھے، انہیں طلب کیا، (جب وہ سب آگئے تو) وہ اس کے سامنے پیش ہوئے۔ روم، ترکستان، چین، عراق، شام، مصر، زنج، زابل، سندھ، عرب غرض دنیا جہان

۱۔ طبقات ناصری ج ۱ ص ۲۰۱ میں ہے: او مرد عاقل و نیکو رای بود، افتتاح کارها بر عدل و سیاست نهاد و امور ملک را بر قاعده انصاف و احسان آغاز کرد۔

۲۔ ص ۱۵۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں جو رسوم و آداب مروج تھے وہ سب اس کے روبرو پیش ہوئے، اور جو مسودات (ان ملکوں سے) آئے اس کے سامنے رکھے گئے۔ اس نے انھیں بڑی توجہ سے دیکھا، ان میں جو طور طریقے اچھے اور پسندیدہ نظر آئے انھیں اختیار کیا گیا اور جو پسند خاطر نہ قرار پائے انھیں چھوڑ دیا، اور حکم ہوا کہ سارے اہل درگاہ اور اہل دیوان ان طور طریقوں کو اپنائیں، (چنانچہ سب ان پر کاربند ہوئے) اس طرح جیہانی کی رائے اور تدبر سے حکومت کے سارے کام خوش اسلوبی سے انجام پانے لگے۔"

ابن ندیم نے الفہرست میں ابو عبداللہ کی حسب ذیل کتابوں کے نام-۱ لکھے ہیں:

کتاب المسالک و الممالک، کتاب آئین، مقالات
کتاب العہود للخلفاء والامراء، کتاب الزیادات فی
کتاب الناسی فی المقالات، کتاب الرسائل۔

مسعودی نے کتاب التنبیہ والاشراف -۲ میں لکھا ہے، کہ نصر بن احمد کے وزیر جیہانی نے ایک کتاب تصنیف کی تھی: در صفت عالم و اخبار و عجائبات شہر ہا و دریا ہا و امتہای عالم، یہ تفصیل جیہانی کی کتاب المسالک و الممالک پر صادق آتی ہے۔

بعض مصادر میں المسالک و الممالک کی نسبت ابوعبداللہ محمد کے بجائے اس کے بیٹے ابو علی محمد کی طرف ملتی ہے۔ مدرس رضوی نے تعلیقات تاریخ بخارا -۳ میں لکھا ہے:

۱- ترجمۂ فارسی ص ۲۲۸۔
۲- ص ۶۵۔
۳- ص ۳۲۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"گردیزی و بعضی دیگر از مورخان تالیف کتاب مسالک و ممالک را (کہ از ابن الندیم نقل شد تالیف ابو عبداللہ جیہانی است) بہ ابو علی نسبت دادہ اند"۔

لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ گردیزی نے کہیں نہیں لکھا کہ مسالک و ممالک کا مؤلف ابو علی جیہانی ہے، بظاہر مدرس رضوی کو دھوکا ہوا، گردیزی -۱ کا قول یہ ہے:

"این بود تمامی معارف ترکان کہ یافتہ شد بعضی از مسالک و ممالک جیہانی -۲ و بعضی از توضیح الدنیا و بعضی از کتاب خردازبہ . . ."

گردیزی کے حسب ذیل بیانات ابو عبداللہ محمد جیہانی کی تالیف سے ماخوذ ہیں:

و چنین گوید -۳ ابو عبداللہ جیہانی اندر معارف ہندوان۔ اندر کتاب تواریخ کہ او کردہ است کہ ایشان ہفت گروہ اند۔

و چنین گوید -۴ ابو عبداللہ جیہانی کہ ہندوان را نود و نہ فرقہ است اندر ملت۔

ممکن ہے کہ جس کتاب سے یہ اقوال ماخوذ ہوں وہ مسالک و ممالک ہو جس کا کوئی حصہ معارف ہندوان سے متعلق ہو،

۱- ص ۲۷۹-

۲- یہاں جیہانی کا پورا نام درج نہیں تو خواہ مخواہ اس کو ابو علی سمجھنا درست نہیں۔

۳- ص ۲۸٦-

۴- ص ۲۰۸-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر یہ قیاس درست نہیں تو اس کی کوئی اور تالیف فرض کرنی پڑے گی جس کا تعلق تاریخ سے ہوگا۔ ابن ندیم نے جیہانی کی جن کتابوں کے نام لکھے ان میں کوئی کتاب تاریخ کی نہیں۔

استاد عبدالحیؒ حبیبی کتاب مسالک و ممالک کو ابو عبداللہ احمد بن محمد جیہانی کی تصنیف -۱ قرار دیتے ہیں۔ یہ جیہانی امیر منصور بن نوح کے عہد کے آخر ۳۶۵ھ میں وزیر منتخب ہوا تھا۔ دوبارہ -۲، وہ پھر لکھتے ہیں:

"این کتاب (مسالک و ممالک جیہانی) در ھفت جلد بود، اکنون موجود نیست و از بین رفتہ است و مؤلف آن ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی (حدود ۳۶۵ھ) وزیر نامور سامانیانست"۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ استاد حبیبی ابو عبداللہ احمد بن محمد جیہانی وزیر منصور بن نوح (۳۵۰ھ-۳۶۵ھ) کو ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی وزیر نصر بن احمد کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ ابو عبداللہ احمد بن محمد الجیہانی کے نام پر یہ حاشیہ -۲ ملتا ہے:

ذکر پدرش محمد بن احمد جیہانی در ص ۱۵۰ گذشت، این وزیر دانشمند مؤلف کتاب مفقود المسالک و الممالک است۔

"این وزیر" سے بظاھر حبیبی صاحب کی مراد ابو عبداللہ احمد ھی ہے، پدرش میں ضمیرش کا مرجع ابو عبداللہ احمد کے سوا کوئی اور نہیں۔

۱- زین الاخبار ۱۶۳، متن و حاشیہ۔

۲- ایضاً ص۲۷۹ حاشیہ۔

۳- ایضاً ص ۱۶۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غور کرنے کا مقام ہے کہ حاشیہ ص ۱۶۴ میں حبیبی صاحب کتاب مسالک و ممالک کو ابو عبداللہ احمد بن محمد جیہانی کی تالیف لکھتے ہیں اور ص ۲۷۹ کے حاشیے میں اس کتاب کے مؤلف کا نام ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی (حدود ۳۶۵ھ) قرار دیتے ہیں۔ واضح ہے کہ اس آخری حاشیے میں نام الٹ پلٹ گئے ہیں۔ اس جگہ نام ابو عبداللہ احمد بن محمد ہونا چاہیے جو ۳۶۵ھ میں وزیر تھا، ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی آخر الذکر کا دادا اور امیر نصر بن احمد کا وزیر تھا۔ ایک اور التباس استاد حبیبی کے بیان میں ہے (ص ۱۵۰ ح)، اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی کی تاریخ وفات ۳۳۰ھ لکھی ہے۔ دراصل یہ اس کے بیٹے ابو علی احمد بن محمد کی تاریخ وفات ہے، اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ حبیبی صاحب نے (ص ۱۶۴ ح) ابو عبداللہ احمد بن محمد کو ابو عبداللہ محمد بن احمد کا بیٹا لکھا ہے، یہ غلط ہے۔ دراصل ابو عبداللہ احمد بن محمد، ابو علی محمد بن محمد بن احمد (وزیر امیر نصر بن احمد) کا بیٹا اور ابو علی محمد جیہانی ابو عبداللہ محمد کا بیٹا تھا۔ دراصل ناموں کی یکسانی [۱] کی وجہ سے خلط مبحث واقع ہوگیا۔

۱۔ اس خاندان کا سب سے نامور فرزند ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی وزیر امیر نصر بن احمد (۳۰۱ھ - ۳۳۱ھ) ہے؛ اسی کی بدولت جیہانی خاندان تاریخ ایران میں خاصی شہرت کا مالک ہو گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنو جیہان کا شجرۂ نسب اس طرح ہوگا :

خرجان

|

جیہان

|

نصر

|

احمد

|

ابو عبداللہ محمد بن احمد (وزیر امیر نصر بن احمد ۳۰۱ھ بعد)

|

ابو علی محمد بن محمد بن احمد (وزیر امیر نصر بن احمد قبل ۳۳۰ھ)

|

ابو عبداللہ احمد بن محمد بن محمد بن احمد جیہانی (وزیر منصور بن نوح)

ابو زید بلخی اور جیہانی کے تعلقات کے سلسلے میں ابن ندیم۔۱
کی یہ روایت ہے :

از ابوزید حکایات کردہ اند کہ می گفت حسین بن علی

۱۔ الفہرست، ترجمۂ فارسی ص ۲۲۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مروروذی ۔۱ کہ برادری صعلوک ۔۲ داشت ہمیشہ برای من مقدار معینی جایزہ وصلہ می فرستاد و ہمین کہ کتاب بحث در کیفیت تاویلات را تالیف کردم ہمہ آنہارا قطع کرد و ابو علی جیہانی وزیر نصر بن احمد جایزہ ہای بمن ارزانی می داشت و ہمینکہ کتاب القرابین و الذبائح را تالیف کردم مرا ازان محروم داشت، و حسین از قرمطیان و جیہانی از ثنویہ بود ۔ ابو زید متہم بالحاد شد و از بلخی حکایات کنند کہ گفتہ است این شخص یعنی ابو زید مظلوم است او موحد بودہ و من بیش از دیگران اورا می شناسم ۔ ۔ ۔

یاقوت الرومی نے ابن ندیم کا یہی قول بذکر ماخذ نقل کیا ہے، اس فرق کے ساتھ کہ ابو علی جیہانی کا نام اس طرح ۔۳ لکھا ہے :

۱۔ حسین بن علی، احمد بن اسماعیل سامانی کے عہد میں ۲۹۶ھ سیستان کا حاکم مقرر ہوا تھا، گردیزی نے اس کی نسبت مروزی لکھی ہے جو صحیح نہیں، دراصل تاریخ سیستان میں مرو الروذی صحیح ہے، مروروزی کے لیے دیکھیے زین الاخبار ص ۱۴۸، تاریخ سیستان ص ۲۹۱، ۲۹۴، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۵

۲۔ بظاہر ابو جعفر صعلوک ہے، وہ حسین بن علی کا معاصر تھا، امیر احمد بن اسماعیل نے رے کا خلیفہ مقرر کیا تھا، اسی زمانے میں ابو العباس صعلوک والیٔ طبرستان تھا ۔ (رک : زین الاخبار ص ۱۴۹)

۳۔ میرزا محمد قزوینی نے یاقوت کی روایت سے یہی نام اس اضافے کے ساتھ لکھے ہیں : وزیر نصر بن احمد سامانی (یاد داشتہای قزوینی ۱ : ۲۰۶)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو علی محمد بن احمد بن جیہان بن خرجان الجیہانی

لیکن ابو علی محمد اور ابو زید بلخی کے تعلقات کی روایت جیسا کہ ابن ندیم اور یاقوت رومی کے یہاں ملتی ہے، درست نہیں معلوم ہوتی۔ ابو زید کا تعلق ابو علی محمد کے باپ ابو عبداللہ محمد جیہانی سے تھا نہ کہ خود ابو علی جیہانی سے، اس لیے کہ ابو زید بلخی کی وفات ۳۲۲ھ میں ہوئی اور ابو علی محمد بقول ابن الاثیر-۱، ۳۲۶ھ میں امیر نصر بن احمد سامانی کا وزیر ہوا۔ اس سے واضح ہے کہ ابو زید نے ابو علی محمد جیہانی کی وزارت کا زمانہ دیکھا ہی نہ تھا، البتہ اگر تعلقات وزیر ہونے سے قبل کے ہیں تو اور بات ہے۔ علامہ قزوینی نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے-۲:

جیہانی اول کا نام معجم الادبأ میں [ابو زید] احمد بن سہل بلخی کے شرح حال-۳ کے ذیل میں: ابو علی محمد بن احمد بن جیہان بن خرخان الجیہانی (وزیر نصر بن احمد سامانی) آیا ہے، قطع نظر اس التباس کے جو اس کے دادا کے نام میں ہوا۔ نصر نام احمد کے بعد نقل ہونے سے رہ گیا اور خرخان کا عجیب اور مشکوک نام جیہان کے بعد شامل ہوا، خود جیہانی اور اس کے باپ کے نام میں کوئی غلطی نہیں ہوئی اور یہ نام ٹھیک طور پر لکھا گیا (یعنی محمد، احمد)۔ حد یہ ہے کہ ابو عبداللہ کے بجائے غلط طور پر ابو علی-۴ نقل ہوا جو

۱- ج ۸ ص ۱۳۶

۲- یاد داشتہای قزوینی ج ۱ ص ۲۰۶

۳- ابو زید احمد بن سہل بلخی کے حالات کے لیے دیکھیے کتاب الفہرست ابن ندیم (ترجمۂ فارسی) ص ۲۲۸-

۴- لغت نامہ دھخدا الف- ابو سعد ۹۶۴ خ اس میں غلطی کی طرف توجہ ہوئی ہے-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیٹے کی کنیہ ہے۔ ابو زید بلخی کی وفات ۳۲۲ھ-۱ میں ہوئی۔ پس قطعی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ابو زید کا مخدوم اور نصر بن احمد سامانی کا وزیر وہی جیہانی اول ہے [ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی] نہ کہ اس کا بیٹا ابو علی [محمد بن محمد]۔ اگرچہ ابو علی بھی نصر بن احمد کی وزارت پر بقول ابن اثیر-۲، ۳۲۶ھ میں فائز تھا۔ پس ابو زید نے اس کی وزارت کا زمانہ نہ پایا ہوگا بجز اس کے کہ قیاس کریں کہ وہ ۳۲۶ھ سے قبل ایک بار نصر بن احمد کی وزارت کا افتخار حاصل کر چکا تھا۔ لیکن یہ احتمال ضعیف اور بے بنیاد ہے، اور پھر اس وجہ سے کہ یاقوت صفحہ بعد-۳ پر کہتا ہے: "وکان الجیہانی ثنویا" اور اس وجہ سے بھی کہ جیہانی اول ہی ہے جو علوم کا مروج اور فضلاؑ کا مربی رہا ہے، خصوصاً اس کی کتاب مسالک و ممالک ابو زید بلخی کی صور الاقالیم-۴ سے پوری مشابہت رکھتی ہے، ان وجوہ سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ابو زید کا مخدوم جیہانی اول تھا نہ کہ اس کا بیٹا ابو علی۔ بارتھولڈ کا بھی یہی خیال ہے، وہ اپنی کتاب "ترکستان"-۵ میں لکھتا ہے:

ابو زید بلخی کا مخدوم ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی ہے جس نے نصر بن احمد کی نابالغی کے زمانے میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی

۱- دیکھیے کتاب الفہرست ص ۲۲۸ و لغت نامہ ایضاً

۲- ج ۸ ص ۱۳۶-

۳- ص ۱۴۲-

۴- یہ ۲۰ جز پر مشتمل تھی۔ یہ کتاب مفقود ہے، البتہ کچھ حصہ ترجمے کی شکل میں باقی ہے۔ رک: فرہنگ معین ج ۵ ص ۱۰۴۱-

۵- ص ۱۲-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھی، گردیزی کی بقول جیہانی مختلف علوم و فنون کی متعدد کتابوں کا مؤلف تھا، ان میں سے ایک کتاب مسالک و ممالک ہے، اس کے بارے میں مقدسی نے اس طرح کی رائے کا اظہار کیا ہے۔

مصنف نے مختلف ممالک کے افراد کو جمع کیا اور ان سے ان کی مملکت اور خراج کے بارے میں استفسار کیے، ان کے یہاں کی سڑکوں کے بارے میں بھی، مزید ان سے ستاروں کی بلندی اور ان کے ملک میں سائے کی درازی کی بابت سوال کیے، خراج سے واقفیت کا مقصد علاقوں کی فتوحات میں سہولت حاصل کرنی تھی۔ اور ستاروں اور سائے کی درازی جاننے کا منشا ستاروں اور کرۂ افلاک کی گردش کے مسائل سے واقفیت تھی۔ کہتے ہیں کہ اس نے دنیا کو سات اقلیم میں تقسیم اور ہر ایک کو ایک ستارے سے منسوب کر رکھا تھا۔ کبھی وہ ستاروں اور جیومیٹری کی بات کرتا، پھر مادّے کی بات جو عام آدمیوں کے لیے بے فایدہ ہیں، کبھی ہندوستان کے بتوں کا ذکر کرتا، کبھی سندھ کے عجائبات کو بیان کرتا، پھر ٹیکس اور خراج کا ذکر چھیڑتا۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ وہ غیر معروف مقامات اور دور دراز کی قیام گاہوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ وہ نہ تو صوبوں کو گنواتا ہے اور نہ فوجی قویٰ کی تقسیم کا ذکر کرتا ہے، وہ نہ تو شہروں کا بیان کرتا ہے اور نہ ان کی تفصیل بتاتا ہے۔ ان کے برخلاف وہ مشرق و مغرب، شمال، جنوب جانے والی سڑکوں کا ذکر کرتا ہے اور میدانوں، پہاڑوں، وادیوں، کوہساروں، جنگلوں اور دریاؤں کا بیان کرتا ہے، بنا بریں کتاب کافی ضخیم ہے، لیکن اس نے فوجی گذرگاہوں اور بڑے شہروں کے بیان سے صرف نظر کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقدسی نے اپنی کتاب کی ایک اشاعت میں یہ اطلاع بہم پہنچائی ہے :

"میں نے اس کتاب کی سات جلدیں عضدالدولہ -۱ (۳۳۸ھ - ۳۷۲ھ) کے کتاب خانے میں دیکھیں ، ان میں مصنف کا نام درج نہیں تھا۔ نیشاپور میں دو خلاصے نظر سے گذرے، ان میں سے ایک جیہانی کا، دوسرا ابن خردادبہ -۲ کا تھا ، دونوں کے مندرجات یکساں تھے جیہانی کے یہاں کچھ تفصیلات زیادہ تھیں۔"

تفصیلات بالا سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جیہانی نے اپنی کتاب کی بنیاد ان معلومات پر رکھی جو اس نے ذاتی

۱- ابو شجاع فنا خسرو بن الحسن (عضدالدولہ) ، رکن الدین ابو علی الحسن کا بیٹا اور آل بویہ کا سب سے ممتاز حکمراں تھا، اپنے چچا رکن الدین کا ۳۳۸ھ میں جا نشین ہوا ، بغداد، موصل، فارس، شیراز سب اسکے قبضے میں تھے ، ۳۶۷ھ میں اپنے چچازاد بھائی عزالدین بن بختیار کو قتل کیا اور ۳۷۲ھ میں وفات پائی بغداد اور شیراز میں اس نے متعدد مدارس و مساجد وغیرہ تعمیر کرائے ، علماء و فضلاء کا بڑا قدردان تھا ، ایران کی تاریخ اس کے کارناموں سے پر ہے ، دیکھیے فرہنگ معین ج ۵ ص ۱۱۷۹ - ببعد ، تاریخ مفصل ایران ص ۱۱۵ وغیرہ۔

۲- قرن سوم ہجری کا مشہور ایرانی عالم جغرافیہ ہے، اس کی کتاب مسالک و ممالک یورپ میں طبع ہو گئی ہے ، لیکن شاید یہ مکمل نسخہ نہیں۔ اس کا باپ طبرستان کا حاکم تھا، ابن ندیم کے بقول وہ مجوسی تھا جو برامکہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا۔ وفات ۳۰۰ھ میں بتائی جاتی ہے (لغت نامۂ دہخدا)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طور پر اکٹھا کر رکھی تھیں، اور کسی قدر اس نے ابن خرداذبہ کی کتاب سے بھی استفادہ کیا تھا، آخر الذکر کے اور جیہانی کی کتاب کے مندرجات جو گردیزی میں ملتے ہیں وہ مطبوعہ نسخے سے میل نہیں کھاتے، لیکن ابن خرداذبہ کی کتاب کا مکمل نسخہ دستیاب نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ محولہ کتاب بھی موجودہ مطبوعہ نسخہ ہے یا کوئی اس سے زیادہ ضخیم کتاب۔ گردیزی نے ابن خرداذبہ اور جیہانی کی کتابوں کے نام اس باب کے مآخذ میں لکھے ہیں جو "ترکوں" پر ہے، یہی دونوں کتابیں حدود العالم۔۱ کے بھی مآخذ میں ہوں گی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ابوزید بلخی کا مخدوم ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی تھا نہ کہ اس کا بیٹا ابو علی محمد بن محمد جیہانی ـ اول الذکر کتاب مسالک و ممالک کا مصنف ہے جس کے کچھ مندرجات کا اندازہ گردیزی کی تصنیف زین الاخبار سے لگایا جا سکتا ہے۔

ابو عبداللہ محمد جیہانی ۳۰۱ھ میں امیر نصر بن احمد کا وزیر مقرر ہوا، چونکہ امیر کا بچپن تھا اس لیے وزیر نائب سلطنت کی حیثیت سے کام کرتا۔ بظاہر جیہانی اس عہدے پر کئی سال برقرار رہا۔ تاریخ بخارا کی روایت کے مطابق ۳۰۶ھ میں ابو عبداللہ محمد

۱- یہ جغرافیے کی کتاب فارسی زبان میں ہے جس میں مختلف اقالیم و اقوام کے حالات درج ہیں، ۳۷۲ھ میں محمد بن احمد فریغونی کے نام لکھی گئی مگر مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ یہ کتاب دو بار طبع ہوئی، جو بارتھولڈ کے مقدمے اور مینورسکی کے حواشی سے مزین ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیہانی نے بخارا کا منارہ تیار کیا، یہ منارہ پانچ سال میں تیار ہوا۔ اس وقت وہ وزیر تھا۔ نرشخی کی عبارت تاریخ بخارا میں ملاحظہ ہو:-۱

و درمدت پنج سال منارہ را ابو عبداللہ الجیہانی-۲ بسر آورد از مال خویش اندر سال سیصد و شش، و او وزیر سلطان بود بدان تاریخ۔

دراصل یہ منارہ بخارا کی جامع مسجد کا تھا، یہ مسجد نصر بن احمد کی حکومت کے پہلے ہی سال گر پڑی، جمعے کا دن اور رمضان کا مہینہ تھا، ہزارہا آدمی دب کے مرگئے۔ منارہ پانچ سال میں، ۳۰۶ھ میں بن کر تیار ہوا، اِس حساب سے تعمیر کی ابتداء ۳۰۱ھ میں ہوئی۔ نصر جمادی الآخر ۳۰۱ھ میں-۳ تخت نشین ہوا۔ اسی سال رمضان میں مسجد گری، گویا نصر کی تخت نشینی کے دو ڈھائی ماہ کے اندر ہی۔

مدرس رضوی نے ابن فضلان کے سفر نامے-۴ کی بنیاد پر لکھا ہے کہ ابو عبداللہ جیہانی ۳۰۹ھ میں بھی وزارت کے عہدۂ جلیلہ کا مالک تھا۔ رضوی کا بیان اس طرح ہے:-۵

وزارت جیہانی ظاهراً تا سال ۳۰۹ھ امتداد داشتہ در این تاریخ عتبی عہدہ دار تام وزارت شدہ است گردیزی و یاقوت وفات او بہ سال ۳۳۰ نوشتہ اند۔

۱- طبع مدرس رضوی، ص ۶۹

۲- پورا نام ابو عبداللہ محمد ابن احمد جیہانی

۳- دیکھیے زین الاخبار ص ۱۵۰

۴- تعلیقات تاریخ بخارا ص ۳۲۰

۵- ایضاً ص ۳۲۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ بیان اس لحاظ سے بڑا اہم ہے کہ معاصر سیاح ابن فضلان نے ۳۰۹ھ میں اس کو دبیر و کاتب لکھا ہے -۱ اور وہ اس سے ملا بھی ہے، دراصل ابن فضلان ۱۱ صفر ۳۰۹ھ میں بغداد سے سفر شروع کرتا ہے، وہ جیہانی سے ملاقات کرتا ہے جو سارے خراسان میں شیخ العمید کے لقب سے ممتاز تھا - ابن فضلان اس کو وزیر نہیں قرار دیتا بلکہ کاتب اور دبیر لکھتا ہے - باوجود اس بیان کی اہمیت کے مدرس رضوی کے بیان میں کتنی تسامحات ہیں:

۱ - عتبی کی وزارت ۳۰۹ھ کے بعد بتائی گئی ہے جو درست نہیں، تاریخ میں بخارا کا فرمانروا امیر نصر بن احمد تھا، سامانی دور میں دو عتبی وزیر ہوئے ہیں، اول ابو جعفر عتبی جو ۳۴۷ھ میں عبدالملک بن نوح (۳۴۳ھ-۳۴۹ھ) کا وزیر ابو منصور بن عزیر کے بعد مقرر ہوا (گردیزی ص ۱۶۰) اور اس کی وزارت منصور بن نوح (۳۵۰-۳۶۵) کے عہد میں ۳۶۳ھ تک باقی رہی (ایضاً ص ۱۶۳-۱۶۴) اس کے بعد ابو عبداللہ جیہانی کا پوتا ۳۶۰ھ میں منصور بن نوح کا وزیر مقرر ہوا (ایضاً ص۱۶۴)، بلاشبہ اس عتبی کا تعلق امیر نوح بن منصور (۳۳۱ھ-۳۴۳ھ) سے بھی رہا ہے، لیکن اس وقت وہ وزیر نہ ہوگا، البتہ کوئی معزز عہدہ دار تھا، ۳۳۶ھ میں وہ نخشب میں گرفتار ہوا تھا (گردیزی ص ۱۵۶) - پس ابو جعفر عتبی کے ۳۰۹ھ فوراً بعد نصر بن احمد کے عہد میں منصب وزارت پر فائز ہونے سوال ہی نہیں -

دوسرا عتبی ابو الحسین عبداللہ بن احمد ہے، وہ ۳۶۷ھ میں عبداللہ احمد بن محمد جیہانی کے بعد نوح بن منصور کا وزیر مقرر

---

۱ - ایضاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوا ، یہ ابو عبداللہ احمد ، ابو عبداللہ محمد کا پوتا تھا، ابو الحسین عتبی ۳۷۲ھ میں فایق الخاصہ ۱ کے فریب کا نشانہ ہوا اور اسی سال قتل کر دیا گیا ۲، اس عتبی کا نصر بن احمد (م: ۳۳۱ھ) سے کوئی تعلق نہیں، دراصل مدرس رضوی کو اسی عتبی سے اشتباہ ہوا جس کی وزارت ابو عبداللہ احمد بن محمد بن محمد جیہانی کے بعد شروع ہوئی ، موصوف اسی جیہانی کو نصر بن احمد کا وزیر سمجھ بیٹھے ، یعنی پوتے کو دادا پر قیاس کیا اور نہ جانے کس طرح وہ نوح بن منصور کو نصر بن احمد پرمحمول کر کے ایک نہایت سقیم نتیجہ نکالا۔

۳۔ مدرس رضوی نے نصر بن احمد کے وزیر نائب سلطنت ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی صاحب ترجمہ کو اس کا بیٹا ابو علی محمد بن محمد جیہانی قیاس کر لیا حالانکہ آخر الذکر ۳۲۶ھ میں ۲ بلاشبہ نصر بن احمد کا وزیر ہوا اور ۳۳۰ھ میں ۳ فوت ہو گیا، مدرس رضوی نے ابو عبداللہ محمد کی یہی تاریخ وفات قرار دیکر معاملے کو بری طرح الجھا دیا۔

۴۔ گردیزی نے ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی کی تاریخ وفات اصلاً درج نہیں کی ، مگر مدرس رضوی نے نہ جانے کیوں

۱۔ فایق الخاصہ کے لیے دیکھیے راقم الحروف کا مقالہ ، رسالہ معارف اعظم گڑھ اگست ۱۹۸۸ء ، چار آخری سامانی حکمرانوں کے عہد میں وہ سارے سیاسی امور پر حاوی تھا ، وفات ۳۸۹ھ میں ہوئی۔

۲۔ ابن اثیر ج ۹ ص ۵ ، زین الاخبار ص ۱۶۶ - ۱۶۷

۳۔ ابن اثیر ج ۸ ص ۱۴۲ -

۴۔ ایضاً ص ۱۵۲ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو عبداللہ محمد کی تاریخ وفات ۳۳۰ھ گردیزی کی روایت سے درج کردی ہے۔

(۲) ابو علی محمد بن ابی عبداللہ محمد بن احمد بن نصر جیہانی

ابو علی محمد جیہانی، ابو عبداللہ محمد جیہانی وزیر و نائب سلطنت نصر بن احمد کا بیٹا تھا، اس کے حالات کے یہ مآخذ ہیں:

۱۔ فہرست ابن الندیم

۲۔ زین الاخبار گردیزی

۳۔ تاریخ کامل ابن الاثیر

۴۔ شرح تاریخ یمینی از شیخ منینی

ابن الندیم کا قول یہ ہے:

ابو علی جیہانی وزیر نصر بن احمد مخدوم ابو زید بلخی احمد بن سہل متوفی ۳۲۲ھ۔ او از ثنویہ (۱) بود۔

لیکن ہم ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی کے ذیل میں اس پر بحث کر چکے ہیں کہ یہاں ابن ندیم سے سہو ہوا ہے،

۱۔ ثنویہ سے مراد وہ مذہب ہے جس کے ماننے والے دو خدا کے قائل ہوتے ہیں، خدائے شر و خدائے خیر، بعض لوگ مانی کو ثنویہ کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک مجوس ثنویہ ہیں، جوامع الحکایات، ج ۱ قسم ۳ ص ۲۰۲ بعد میں ایک حکایت ہے جس میں مانی کے بارے میں ہے: احکام ترسایان و مغان و ثنویان نیکو داشتی۔ اور تقریباً یہی بیان البیرونی کا آثار الباقیہ میں ہے: او (مانی) مذاہب ثنویہ و مجوس و نصاریٰ را می شناخت۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دراصل مذکور الصدر ابو عبداللہ محمد ابو زید بلخی کا مخدوم تھا، ابو زید ۳۲۲ھ میں فوت ہو چکا تھا اور ابو علی جیہانی کی وزارت ۳۲۶ھ-۱ سے شروع ہوئی۔ بنا بریں واضح ہے کہ ابو زید بلخی کو ابو علی کی وزارت کا زمانہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اس کے ثنویہ ہونے کی روایت کے بارے میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ قطعی طور پر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ابن الندیم کا ثنویہ ہونے کا الزام خود ابو علی محمد پر ہے یا ان کے باپ ابو عبداللہ محمد جیہانی پر۔

گردیزی -۲ نے نصر بن احمد کے وزراء میں ابو علی محمد بن محمد الجیہانی کا نام درج کیا ہے، لیکن سوائے نام کے درست لکھنے کے کوئی نئی بات اس کے بیان سے نہیں نکلتی۔ ملاحظہ ہو:

"چون او (امیر نصر) بمرد و از ان مدبران و دبیران کہ بر در او بودند کسی نماند۔۔۔ و گروہی میان لشکر او اندر افتاد و شغل تدبیر از محمد بن عبیداللہ البلعمی-۳ سوی ابو علی محمد بن محمد الجیہانی شد۔"

۱- دیکھیے ابن اثیر ج ۸ ص ۱۳۶، ۱۵۲-

۲- زین الاخبار ص ۱۵۳-

۳- بلعمی کا پورا نام ابوالفضل محمد بن عبداللہ تھا، وہ تین سامانی امیروں کا وزیر رہا ہے، پہلی بار ۲۷۹ھ میں امیر اسماعیل بن احمد (م: ۲۹۵ھ) کا وزیر منتخب ہوا، پھر احمد بن اسماعیل (م: ۳۰۱ھ) کے عہد میں وزارت کا عہدہ اس کے پاس رہا؛ آخر میں نصر بن احمد (م: ۳۳۱ھ) کے عہد میں ۳۲۶ھ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منینی نے شرح تاریخ یمینی -۱ میں محمد بن عبداللہ بلعمی کے ذکر کے بعد لکھا ہے کہ تدبیر مملکت بلعمی کے بعد ابو علی محمد احمد جیہانی کے سپرد ہوئی، اگرچہ شرح مذکور کا یہ بیان درست ہے لیکن منینی کے یہاں جیہانی کے باپ کا نام محمد کے بجائے احمد غلط درج ہوگیا، ابو علی کا پورا نام یہ تھا:

ابو علی محمد بن ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی

اور اس کے باپ کا نام یہ تھا: ابو عبداللہ محمد بن احمد الجیہانی

ابن الاثیر نے ابو علی جیہانی -۲ کے بارے میں نہایت مفید اطلاع بہم پہنچائی ہے کہ وہ ۳۲۶ھ میں امیر نصر بن احمد (۳۰۱ھ - ۳۳۱ھ) کا وزیر مقرر ہوا اور ۳۳۰ھ میں وہ فوت ہوا۔

مقدسی نے احسن التقاسیم میں امیر نصر بن احمد کے وزرا اس ترتیب -۳ سے بیان کے ہیں: ابو الفضل بن یعقوب نیشا پوری پس ازو ابو الفضل بلعمی سپس ابو عبداللہ جیہانی۔

لیکن مقدسی کو دھوکا ہوا: دراصل ابو عبداللہ محمد جیہانی نصر بن احمد کا پہلا وزیر اور نائب سلطنت تھا، نصر ۸ سال کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۴)

میں وزارت سے برکنار ہوا، اس کے بعد یہ عہدہ ابو علی محمد بن محمد جیہانی کو ملا، بلعمی کی وفات ۳۳۰ھ میں ہوئی اور اسی سال جیہانی بھی فوت ہوا، محمد بلعمی کے باپ کا نام عبداللہ تھا، گردیزی نے زین الاخبار میں ص ۳۸ پر صحیح نام لکھا ہے لیکن ص ۱۵۴ پر عبیداللہ درج کیا ہے۔

۱- ج ۱ ص ۱۷۰۔

۲- دیکھیے ج ۸ ص ۱۴۶، ۱۵۲۔

۳- ص ۳۳۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمر میں تخت نشین ہوا تو حکومت کا سارا کام جیہانی مذکور ہی ۱- دیکھتا تھا۔ ابوالفضل بلعمی کے بعد ابو عبداللہ محمد جیہانی نہیں بلکہ اس کا بیٹا ابو علی محمد وزیر مقرر ہوا تھا۔

مدرس رضوی نے تعلیقات تاریخ بخارا ۲- میں لکھا ہے کہ گردیزی اور بعض دوسرے مؤرخوں نے کتاب مسالک و ممالک کو ابو علی محمد جیہانی کے نام منسوب کیا ہے، لیکن مجھے گردیزی کی زین الاخبار میں یہ اطلاع نہ مل سکی اور جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ گردیزی ۳- نے المسالک و الممالک کے مؤلف کا نام صرف الجیہانی لکھا ہے اور معارف ہندوان کے ذیل میں گردیزی کے یہاں جو مندرجات ملتے ہیں وہ ابو عبداللہ جیہانی کی کتاب سے ماخوذ ہیں، ۴- بظن قوی کتاب المسالک و ممالک کے علاوہ کوئی دوسری کتاب نہیں، بنا بریں مدرس رضوی کا بیان کہ گردیزی کی نزدیک کتاب المسالک و الممالک ابوعلی محمد جیہانی کی تصنیف ہے، حقیقت سے دور نظر آتا ہے۔ استاد حبیبی نے اس مفقود کتاب کو ابو عبداللہ محمد کے پوتے ابو عبداللہ احمد بن محمد کے نام سمجھا ہے ۵-، مگر جیسا کہ پہلے صراحت ہو چکی ہے یہ انتساب غلط ہے، ممدوح کا نام محمد بن احمد کے بجائے احمد بن محمد درست

۱- دیکھیے زین الاخبار گردیزی ص ۱۵۰ صاحب تدبیرش ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی بود الخ۔

۲- ص ۳۲۳

۳- زین الاخبار، ص ۲۷۶

۴- ایضاً: ص ۲۸۶، ۲۸۸

۵- ایضاً: ص ۲۷۹ ح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگا۔ تاریخ تالیف جو ۳۶۵ھ قرار دی گئی ہے وہ بھی غلط ہے، اس لیے کہ کتاب المسالک و الممالک امیر نصر بن احمد کے عہد میں ۳۰۱ھ۔ ۳۳۱ھ کے درمیان لکھی گئی تھی۔

---

(۳) ابو عبداللہ احمد بن ابو علی محمد بن ابو عبداللہ محمد بن احمد الجیہانی

ابو عبداللہ احمد جیہانی، ابو عبداللہ محمد جیہانی وزیر نصر بن احمد کا پوتا ہے، ابو عبداللہ احمد کے حالات کے دو ہی ماخذ ہیں، ایک زین الاخبار گردیزی اور دوسرا معجم الادبا از یاقوت الرومی۔ گردیزی لکھتا ہے:

ابو جعفر عتبی بخراسان کارهای نیکو کرد، یوسف وزیر را باز آوردند بوزارت بنشاندند، اندر ذی قعده سنہ ثلاث و ستین و ثلثمایہ بمرد، پس ابو عبداللہ احمد بن محمد الجیہانی را بنشاندند اندر خمس و ستین و ثلثایہ و منصور بن نوح را همدرین ساعت علتی افتاد و آن بیماری برو مستحکم گشت و ازان علت بمرد یازدهم شوال سنہ خمس و ستین و ثلثمایہ۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ ابو عبداللہ احمد جیہانی صرف چند ماہ وزیر رہا ہوگا، اس لیے کہ ۳۶۵ھ میں وہ وزیر بنتا ہے اور اسی سال شوال ۳۶۵ میں امیر کا انتقال ہو جاتا ہے تو ساری بساط الٹ جاتی ہے۔ البتہ معجم الادبا سے معلوم ہوتا ہے کہ جیہانی امیر منصور کے بیٹے نوح کے عہد میں بھی وزیر رہا ہے، مگر گردیزی خاموش ہے، باوجود اس خاموشی کے مدرس رضوی گردیزی ہی کی روایت کی بنیاد پر جیہانی کی وزارت نوح بن منصور کے عہد کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثابت کرتے ہیں، مثلاً وہ تاریخ بخارا (تعلیقات) -۱ میں لکھتے ہیں:-

گردیزی در زین الاخبار (ص ۱۶۴) او را (جیہانی را) بنام ابو عبداللہ احمد بن محمد الجیہانی خوانده و گوید: پس از یوسف بن اسحاق بہ وزارت بنشاندند در سنہ ۳۶۷ھ-۲ و منصور بن نوح در سیزدہم شوال ہمیں سال در گذشت و امیر رضی نوح ابن منصور بہ جای پدر نشست و جیہانی درین وقت وزارت داشت و در سال ۳۶۷ھ ابوالحسین عتبی جای وی را گرفت و از طرف امیر رضی بہ وزارت منصوب شد (ص ۱۶۵)-

راقم نے گردیزی کی عبارت جو جیہانی کی وزارت کے موقع کی ہے، اوپر نقل کی ہے- یہ عبارت استاد حبیبی کے مطبوعہ نسخے کے صفحہ ۱۶۴ پر آتی ہے- اسی صفحے کا حوالہ مدرس رضوی کے یہاں ہے، اس سے ظاہر ہے کہ حبیبی کا نسخہ ان کے پیش نظر تھا، لیکن انھوں نے اس موقع کی جو عبارت زین الاخبار سے نقل کی ہے، وہ میری نقل کردہ عبارت سے کچھ مختلف ہے، میرے خیال میں گردیزی میں جیہانی کی وزارت منصور بن نوح کے آخری عہد ہی کی منقول ہے- یعنی مدرس رضوی کے بیان کے جزو اول (پس از یوسف . . . در گذشت) کا تعلق گردیزی سے ہے- بقیہ یہ بیان کہ جیہانی منصور کے بیٹے نوح کے زمانے میں بھی وزیر رہا، گردیزی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا؛ البتہ یہ بات گردیزی نے لکھی ہے کہ ابوالحسین عتبی ۳۶۷ھ میں نوح کا وزیر مقرر ہوا لیکن یہ کہ وہ جیہانی کے بعد وزیر ہوا گردیزی کے یہاں نہیں، مدرس نے صفحہ ۱۶۵ کا حوالہ غلط دیا ہے، اس صفحے پر عتبی کی وزارت کا ذکر ہے، مدرس رضوی کو یاقوت کے بیان سے التباس ہوا، اس نے لکھا ہے کہ جیہانی کے

۱- ص ۳۲۳ ۲- یہ غلط ہے، ۳۶۵ھ ہونا چاہیے-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد ۳۶۷ھ میں عتبی نوح بن منصور کا وزیر مقرر ہوا تھا۔ مدرس رضوی نے یاقوت کا بیان اس طرح نقل کیا ہے:-۱

یاقوت در ارشاد الادیب گوید: امیر سدید منصور بن نوح در گذشت و پسرش الرضی ابوالقاسم نوح بن منصور بجای او نشست و جیہانی درین وقت وزارت را داشت و در ربیع الآخر ۳۶۷ جیہانی از وزارت افتاد و ابوالحسین عبداللہ-۲ احمد عتبی بجای او بنشست (۶۰/۲)۔

مدرس رضوی کے غیر واضح بیان کے مقابلے میں مرزا محمد قزوینی کا واضح اور مدلل بیان-۳ ملاحظہ ہو:

ابو عبداللہ احمد بن [ابی علی] محمد [بن ابی عبداللہ محمد بن احمد بن نصر] الجیہانی جو اقرب و اظہر احتمالات کی رو سے جیہانی اول کا پوتا اور جیہانی دوم کا بیٹا تھا اور یاقوت (۲:۵۹-۶۰) کی تصریح کی رو سے سدید منصور بن نوح (۳۵۰ھ-۳۶۶ھ) کا بھی وزیر رہ چکا تھا (۳۶۵ھ میں اس کا وزیر ہوا زین الاخبار ۴۷) اور اس کے بیٹے رضی نوح بن منصور (۳۶۶ھ-۳۸۷ھ) کا بھی اور (۳۶۷ھ) میں وزارت سے معزول ہوا تو ابوالحسن عتبی اس کے بجائے وزیر مقرر ہوا، یہاں تک سب صحیح ہے جو کچھ یاقوت نے لکھا ہے، لیکن وہ اسی لمحے میں اس کو نصر بن احمد (۳۰۱ھ-۳۳۱ھ)

۱- تعلیقات تاریخ بخارا ص ۳۲۳۔

۲- مدرس رضوی نے اس پر علامت شک لگائی ہے، مگر یہی نام گردیزی کے یہاں موجود ہے؛ گردیزی کی زین الاخبار مدرس رضوی کے مطالعے میں تھی۔

۳- یادداشتہای قزوینی ج ۲ ص ۲۰۷-۲۰۸۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا بھی وزیر فرض کرتا ہے اور اس کو متعدد کتابوں کا مؤلف منجملہ مسالک و ممالک قرار دیتا ہے، یعنی اس کو اس کے دادا جیہانی اول سے ملا دیتا ہے، یہ ضرور ہے کہ کنیہ اور جیہانی نسبت کی یکسانی کی وجہ سے اس کے اور اس کے باپ کے نام میں الٹ پھیر ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ اس بات کا نتیجہ کہ وہ نصر بن احمد کا بھی وزیر اور منصور بن نوح اور نوح بن منصور کا بھی وزیر تھا، یہ ہوتا ہے کہ اس نے اکثر ملوک سامانیہ کے ۶۷ سال تک (وقفے وقفے کے بعد جن میں دوسرے وزراء ہوئے) وزارت کی ہوگی، مگر یہ امر عادۃً بہت ہی مستبعد ہے، اور علاوہ اور قرائن کے اس قیاس کی تغلیط و تکذیب کا ایک قرینہ اور بھی ہے جس کی طرف اس کے دادا جیہانی اول کے احوال کے ضمن میں اشارہ ہو چکا ہے، ان دو مآخذ کے علاوہ یعنی یاقوت و گردیزی کے کسی اور مآخذ میں جیہانی سوم کے حالات جو ۳۶۷ھ تک زندہ تھا، نہیں ملتے ہیں۔

(۴) ابوالفضل محمد بن احمد جیہانی

مرزا محمد قزوینی گردیزی کی ایک روایت کی بنیاد پر اس کو جیہانی خاندان کا چوتھا وزیر۔۱ بتاتے ہیں، جو ابوالحارث منصور بن نوح (۳۸۷ھ۔۳۸۹ھ) کے عہد میں وزارت کے منصب پر فائز تھا۔ اول اول وہ یہ نہ طے کر سکے تھے کہ یہ جیہانی پہلے تین جیہانیوں سے کیا نسبت رکھتا تھا، بعد میں وہ یقین سے اس نتیجے پر پہنچے کہ چوتھا جیہانی، جیہانی سوم کا بیٹا، دوم کا پوتا اور اول کا پڑ پوتا تھا۔

۱۔ یادداشتہای قزوینی ج ۲ ص ۲۰۸۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرزا محمد کے اس خیال کی بنیاد، بقول خود ان کے، گردیزی - ۱ کی حسب ذیل روایت پر ہے:

چون ابوالقاسم - ۲ کشتہ شد ابوالحسین بن محمد - ۳ بن علی الحمولی را بنشاندند تا کسی پدید آید و از ابوالحسین کار پیش نرفت، پس وزارت به ابوالفضل محمد بن احمد -۴ الخنامتی دادند و ابن خنامت دھی است از ولایت بخارا و وزارت بدو ختم شد۔

عبدالحی حبیبی، مرتب زین الاخبار نے الخنامتی پر جو حاشیہ درج کیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ زین الاخبار کے مختلف نسخوں میں یہ کلمہ مشتبہ نظر آتا ہے۔ بارتھولڈ نے اس کو "الجیہانی" سمجھا ہے اور اسی کی پیروی علامہ قزوینی نے کی، لیکن "الخنامتی" نسبت کے بعد "خنامت" کے جائے وقوع کے اضافے سے یہ بات بڑی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کہ "الخنامتی" قرأت درست اور الجیہانی غلط ہے، اس قیاس کی صحت کے بعد چوتھے وزیر ابوالفضل محمد بن احمد کو جیہانی چہارم قرار دینا درست نہ ہوگا، ہاں البتہ یہ کہا جائے کہ یہ جملہ: خنامت دھی است الخ

۱- زین الاخبار ص ۱۷۲۔

۲- ابوالقاسم عباس بن محمد برمکی ۳۸۸ھ یا ۳۸۹ھ میں قتل ہوا، زین الاخبار ص ۱۷۲، تعلیقات تاریخ بخارا ص ۳۶۵۔

۳- یہی وہ شخص ہے جس کو محمود نے ابوالحارث منصور بن نوح کے پاس بطور سفیر بھیجا تھا (دیکھیے تعلیقات تاریخ بخارا ص ۳۶۵ — ۳۶۶)۔

۴- گردیزی کے علاوہ معجم الادبا ۲/۲۹۱، انساب سمعانی د/۲۰۲ میں اس کا ذکر ہے رک: تعلیقات تاریخ بخارا ص ۳۶۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحاقی ہے ، اس لیے خنامت کو جیہان کی تصحیف قرار نہیں دیا جا سکتا ، اس لیے کہ جیہان شخص کا نام ہے ، کسی جگہ کا نہیں۔ بہر حال اتنا تو قطعی ہے کہ ابو الفضل محمد بن احمد کو حتمی طور پر جیہانی نہیں کہہ سکتے۔

(۵) بو منصور عبیداللہ بن احمد الجیہانی

مرزا محمد قزوینی نے عبیداللہ بن احمد جیہانی کو متعارف -۱ کراتے ہوئے اس کو ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی وزیر نصر بن احمد کا بھائی قیاس کیا ، اس قیاس کی بنیاد ان امور پر ہے کہ دونوں ہم عصر تھے ، دونوں کے باپ کا نام احمد تھا ۔ اور دونوں بہر حال جیہانی تھے ۔ ملک الشعرأ بہار -۲ نے تاریخ سیستان ص ۳۰۴ ح میں یہی قیاس کیا ہے کہ ابو عبداللہ اور عبیداللہ بھائی تھے۔

عبیداللہ جیہانی کے دو مآخذ ہیں ، ایک ابن الاثیر کی الکامل -۳ اور دوسری تاریخ سیستان -۴ گو آخر الذکر میں اس کو محض اس کی کنیت بو منصور سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن دونوں کے ایک ہونے کے قرائن نہایت مضبوط ہیں ، ابن اثیر نے لکھا ہے کہ عبیداللہ جیہانی امیر نصر بن احمد کی جانب سے بُست اور رخج -۵ کا حاکم تھا ، فضل -۶ و خالد سے اس کی جنگ ہوئی ،

۱- یاد داشتہای قزوینی ج ۲ ص ۲۰۸

۲- تاریخ سیستان ص ۳۰۴ حاشیہ ۳

۳- دیکھیے ج ۸ ص ۳

۴- دیکھیے تاریخ سیستان تصحیح ملک الشعراء بہار، ص ۳۰۱، ۳۰۴، ۳۰۵

۵- رخج عام طور پر رخد کہلاتا تھا، دیکھیے تاریخ سیستان ذیل "رخد"

۶- فضل بن حمید والی سیستان ، اور ابو یزید خالد بن محمد بن یحیی بندار کرمان۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیہانی کے ساتھ سعد طالقانی بھی تھا، لیکن ان دونوں کو شکست ہوئی، طالقانی اسیر ہوگیا، پھر اس کو بغداد بھیج دیا گیا۔ یہ واقعہ ۳۰۱ھ کا بتایا گیا ہے یعنی نصر ابن احمد کی حکومت کے پہلے ہی سال، تاریخ سیستان کی روایت -۱ یہ ہے کہ وہ امیر نصر بن احمد کے باپ امیر احمد بن اسماعیل کے آخری دنوں میں بُست کا حاکم مقرر ہوا تھا، اور امیر کی وفات کے سنہ ۳۰۱ھ میں وہ بست ہی میں تھا، اس تاریخ میں ہے:

اور بو منصور جیہانی بست سے سیستان آیا، تاریخ یکم ربیع الاول ۳۰۱ھ تھی، اہل سیستان نے امیر احمد بن اسماعیل کے پاس قاصد بھیجے، ابھی یہ قاصد بخارا کے حدود میں پہنچے ہی تھے کہ احمد بن اسماعیل کو اس کے دو غلاموں نے بوبکر دبیر کے ورغلانے سے، جمادی الآخر ۳۰۱ھ میں ابھی ۸ روز -۲ باقی تھے کہ جیحوں کے کنارے قتل کر ڈالا۔

اسی تاریخ سیستان میں دوبارہ -۳ ابو نصر کے حالات زیادہ تفصیل سے ملتے ہیں:

اور بو منصور جیہانی بُست میں تھا اور احمد بن اسماعیل کی طرف سے بست کا عامل تھا۔ پھر سیستان آیا، جب احمد بن اسماعیل کو قتل کر ڈالا گیا اور نصر بن احمد کو اس کی جگہ امیر مقرر کیا تو بو منصور بست آیا، خالد بن محمد نے جیہانی کو خط لکھا کہ تم بست چھوڑ کر چلے آؤ، اس کے کہنے سے جیہانی نے بست نہ چھوڑا، پس فضل بن حمید روز سہ شنبہ ۸ جمادی الاول ۳۰۲ھ اس سے لڑنے کے ارادے سے بست آیا، جب

۱- ص ۳۰۱

۲- زین الاخبار ص ۱۵۰ پر ۲۱ جمادی الآخر ہے۔

۳- ص ۳۰۴-۳۰۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ نوزاد ۱؎ پہنچا تو بو منصور اس کے مقابلے کے لیے آ پہنچا، سخت جنگ ہوئی، بو منصور ہار گیا، اور اپنی جماعت کے ساتھ سعد طالقانی کے پاس زابلستان آیا، جمعرات کے روز ابھی جمادی الاول ۳۰۲ھ میں چھے دن باقی تھے کہ فضل بن حمید بست میں داخل ہوا۔ چند دن بعد وہاں سے سیستان آیا اور فتح نامی ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کردیا۔ جیہانی سعد طالقانی کے پاس پہنچا تو دونوں بُست کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابھی وہ روذان پہنچے تھے کہ فتح نے ان پر دھاوا بول دیا۔ بہت سے آدمی مارے گئے۔ آخر فتح ہار گیا۔ جیہانی اور سعد بُست میں داخل ہوئے اور فتح سیستان آیا۔ یہاں دیکھا کہ فضل سخت بیماری میں مبتلا ہے۔ اس نے بدر کے پاس پارس خط بھیجا کہ اس کے بجائے کسی اور شخص کا تعین ہو۔ بدر نے محمد بن طغریل کو ایک آزمودہ فوج کے ساتھ بھیجا۔ ذی قعدہ ۳۰۲ھ میں ابھی پانچ روز باقی تھے کہ محمد بن طغریل بُست پہنچا، وہاں سے وہ زمین داور آیا۔ جیہانی اور طالقانی نے زمین داور سے ایک فرسنگ دور اس سے جنگ کی، جیہانی شکست کھا کر بھاگا اور طالقانی محرم ۳۰۳ھ میں اسیر ہوا، اس کو سیستان بھیجا گیا، خالد بن محمد بن یحییٰ محمد بن طغریل کے ساتھ زابلستان گیا، وہاں کے حالات ٹھیک کرکے وہ سیستان کی طرف لوٹا۔ جمادی الاول ۳۰۳ھ میں ابھی ۶ روز باقی تھے کہ وہ سیستان میں داخل ہوا، سعد طالقانی کو آزاد کردیا اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ اسی ماہ میں محمد بن طغریل ایک سخت بیماری میں فوت ہوگیا۔

۱؎ سیستان کے مشہور شہروں میں بست، رخد، کابل، زابلستان، نوزاد، زمین داور، اسفزار، کے لیے دیکھیے تاریخ سیستان ص ۲۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ بو منصور جیہانی ربیع الاول ۳۰۱ھ سے کچھ قبل بُست کا عامل ہو چکا تھا، کچھ دنوں بعد وہ سیستان روانہ ہوا، وہاں یکم ربیع الاول ۳۰۱ھ کو پہنچا تھا، اس کے چار ماہ کے اندر امیر بخارا احمد بن اسماعیل قتل کر ڈالا گیا، اس کے جانشین نصر بن احمد کے زمانے میں بو منصور حسب دستور سابق عامل بُست رہا۔ اسی درمیان سیستان کے نظم و نسق میں تبدیلی ہوئی، فضل بن حمید وہاں کا امیر نامزد ہوا۔ وہ خالد بن محمد کا بڑا حامی ہو گیا اور دونوں نے مل کر بو منصور کو بُست سے نکال دیا، لیکن بو منصور نے سعد طالقانی کی مدد سے فضل کے نائب فتح کو بھگا دیا۔ اسی درمیان فضل بن حمید سخت بیمار ہو گیا تو اس نے حاکم پارس بدر نامی سے امداد طلب کی۔ آخر الذکر نے محمد بن طغریل کی سر کردگی میں ایک فوج بھیجی، جس نے محرم ۳۰۳ھ میں بو منصور اور سعد طالقانی کو شکست دی، بو منصور بھاگ نکلا، مگر سعد طالقانی گرفتار ہوا، تھوڑے دن بعد وہ رہا کردیا گیا۔ اس کے بعد منصور کے حالات پردۂ خفا میں ہیں۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ بو منصور کا نام عبیداللہ بن احمد۔۱ جیہانی ہے، اور وہ مختلف قرائن کی بنیاد پر ابو عبداللہ محمد بن احمد جیہانی کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ اس سے اتنی بات تو ثابت ہو گئی کہ دونوں بھائی نصر بن احمد کے باپ احمد بن عماعیل کے عہد میں سامانی دربار سے وابستہ تھے، بو منصور کے متعلق معلوم ہے کہ وہ بست کا حاکم تھا اور نصر بن احمد کی تخت نشینی (۳۰۱ھ) کے موقع پر وہ دارالحکومت بخارا سے دور، بست اور سیستان کے خطے

---

۱ - ابن الاثیر ج ۸ ص ۳ میں اس کا نام عبیداللہ بن احمد جیہانی اور تاریخ سیستان میں وہ اپنی کنیت بو منصور سے مذکور ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں تھا، بخارا میں اس کا بھائی ابو عبداللہ محمد صاحب اقتدار تھا؛ اور جب نصر بن احمد کی کم عمری میں تخت نشینی کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس کو وزیر اور نائب سلطنت مقرر کیا اور اس طرح گویا مملکت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں آگئی، نصر بن احمد کی تخت نشینی پر ابو عبداللہ محمد جیہانی کے حکومت کے سب سے بڑے عہدے پر تقرر سے واضح ہے کہ اس امیر کے باپ کے دور میں وہ بڑے اقتدار کا مالک رہا ہوگا۔

---

(۶) امام الزاهد ابو القاسم محمود بن الحسن الجیہانی

اب تک جیہانی خاندان کی نسبت سے پانچ افراد کا ذکر ہوا، جن میں ایک کی جیہانی نسبت مشتبہ ہے، لیکن بقیہ چار جیہانیوں کے سیاسی اقتدار کے بارے میں کوئی شبہہ نہیں۔ آخر میں جیہانی خاندان کے ایک رکن کا ذکر کیا جاتا ہے جو عالم اور دانشمند تھے، ان کا پورا نام ابو القاسم محمود بن الحسن تھا، انھوں نے اپنے شاگردوں کے اصرار پر قصہ یوسف پر مشتمل ایک کتاب عربی زبان میں لکھی۔ بظاہر اس کتاب کا کوئی نسخہ موجود نہیں اور مصنف کے حالات بھی کسی ذرایع سے معلوم نہیں ہوتے ہیں، البتہ اس عربی کتاب کو جیہانی مذکور کے ایک شاگرد ابو نصر احمد بن احمد بن نصر بخاری نے ۴۷۵ھ میں بلخ میں فارسی کا جامہ پہنایا اور اس کا نام "انس المریدین و روضۃ المحبین" رکھا۔ مرزا محمد قزوینی نے ۱۰ عربی اصل کا نام انس المریدین و روضۃ المحبین لکھا ہے، لیکن خود مترجم نے اس کے فارسی ترجمے کا نام انس المریدین و روضۃ المحبین رکھا تھا، ترجمے کے مقدمے میں ہے:

۱۔ یاد داشتہای قزوینی ج ۲ص ۲۰۳ - ۲۰۴ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال الشیخ الامام الزاهد ابوالقاسم محمود بن الحسن الجیهانی رحمہ‌الله شاگردان از من درخواستند تا ایشان را در قصۂ یوسف علیہ السلام تصنیفی سازم اجابت کردم تا ایشان را از تصنیفهای دیگر استغنا پدید آید . . . پس ایشان را مجموعۂ ساختم . . . فارسی . . . و سورۂ یوسف را بر چهل مجلس نهادم و این تصنیف را انس المریدین و روضۃ المحبین نام کردم . . . من کہ شاگرد اویم بہ کنیت ابو نصر و بنام احمد بن احمد بن نصر البخاری ، این نسخہ را بہ بلخ نوشتم بتاریخ سنہ خمس و سبعین و اربعمایة ۔

فهرست نگار نے بھی یہی لکھا ہے کہ فارسی ترجمہ جس میں کافی ترمیم و اضافہ ہوا ہے "انس المریدین و روضۃ المحبین" کے نام سے ہوا ، اس میں ۴۰ مجلسیں تھیں ، یہ مجموعہ بلخ میں ۴۷۵ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا ۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ نہ جیہانی کی عربی اصل کا کوئی نسخہ موجود ہے ، اور نہ فارسی ترجمے کا ، دراصل مترجم نے اپنی ایک کتاب تاج القصص -۱ میں اس ترجمے اور جیہانی کی عربی تصنیف

۱- اس کتاب میں حضرت آدم سے لے کر نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات درج ہوئے ہیں ، اس کا ایک نسخہ خدابخش اورینٹل لائبریری پٹنہ میں موجود ہے (فہرست ج ۶ شمارہ ۳۸۲)، ایک نسخہ باڈلیان شمارہ ۳۴۲ اور دو نسخے انڈیا آفس لائبریری زیر شمارہ ۵۹۱ ، ۵۹۲ موجود ہیں، یہ کتاب ضخیم ہے ، پٹنے والا نسخہ ۴۰۵ اوراق پر مشتمل ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا ضمناً ذکر کردیا، اس طرح مفقود عربی تصنیف اور اس کے گم شدہ فارسی ترجمے کا حال معلوم ہوگیا۔

عباسیوں کے دور میں ایک شخص بنام محمد بن احمد جیہانی ابن الندیم کی کتاب الفہرست میں ذکر ہوا ہے، اس کا شمار رؤسائے مانوی میں ہوتا تھا، اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں، جیہانی نسبت سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ محمد بن احمد کا بھی تعلق بنو جیہان سے رہا ہوگا۔

یہ مقالہ ایک قدیم خانوادے کے چند افراد کے مختصر تعارف پر مبنی ہے، اس طرح کے نہ جانے کتنے ایسے علمی و سیاسی خانوادے گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوں گے جن کے کارنامے ایرانی و اسلامی تاریخ و تہذیب کے بنیادی مآخذ کے طور پر کام میں آسکتے ہیں، ان مآخذ کی عدم موجودگی میں ہمارا مطالعہ ناقص رہے گا، ضرورت اس امر کی ہے کہ وقتاً فوقتاً ان کا تعارف ہوتا رہے، اسی مقصد کے تحت یہ سطریں سپرد قلم ہوئی ہیں۔

نذیر احمد

۲۳ جون ۱۹۹۰ء،

تجدید نظر ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء

© rasailojaraid.com